رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۶۴

بشارت دی کہ اک بیٹا ہے تیرا — جو ہوگا ایک دن محبوب میرا
کروں گا دور اس سے اندھیرا — دکھاؤں گا کہ اک عالم کو پھیرا
بشارت کیا ہے اک دل کی غذا دی — نسیمان الذی اخزی الاعادی

ہفتہ وار اخبار جو ہر جمعرات کو قادیان دارالامان ضلع گورداسپور سے شائع ہوتا ہے

فاروق

ایڈیٹر و پروپرائیٹر خاکسار قاسم علی

جلد ۲ | یوم پنجشنبہ مورخہ ۱۶ اگست ۱۹۱۷ء | نمبر ۳۴

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دارالامان کی خبریں

۱۔ حضرت خلیفۃ المسیح کی طبیعت ناساز ہے ۱۵ اگست شام کو بخار ہو گیا خدا تعالےٰ صحت عطا فرماوے۔

۲۔ خاندان نبوت میں خیریت ہے۔

۳۔ صاحبزادہ میاں شریف احمد صاحب شملہ سے تشریف لائے

۴۔ بارش اکثر ہوتی رہتی ہے۔

۵۔ بمبئی والا وفد سرگرمی سے کام کر رہا ہے تار پہنچا کہ پادری جوالا سنگھ نے بھرے مجمع میں ایک روز کے مباحثہ کے بعد ہماری قوت کا اندازہ کر کے آئندہ گفتگو سے انکار کیا۔

۶۔ مولوی فاضل محمد اجمند صاحب و عبدالاحد خانصاحب تبلیغ سلسلہ کے لئے سرحد پر تشریف لیگئے (۷) حضرت خلیفۃ المسیح نے ۸۔ اگست کو ماسٹر شیر عالم صاحب قریشی ساکن گولیکی کا نکاح حمیدہ بیگم خواہر بابو محمد حسین صاحب سٹیشن ماسٹر سے پانسو روپیہ مہر موجل پر اور قریشی نیاز احمد نصر اللہ صاحب ساکن گولیکی حال کلرک محاسب کا نکاح فاطمہ بنت حکیم عبداللہ صاحب قریشی سے دو سو روپیہ مہر موجل پر ۹۔ اگست کو پڑھایا یہ وعدہ بھی حکیم صاحب نے لیا کہ رہائش قادیان میں رکھینگے۔

عیسائی مشنریوں کی ناجائز کارروائی

نامہ لنڈن

نہایت افسوس کی بات ہے کہ بعض پادریوں نے اسلام اور اہل اسلام کے متعلق دیدہ و دانستہ غلط فہمیاں پھیلانے کی کوشش کی ہے چنانچہ یہاں لنڈن میں بعض مشنری صاحبان نے افریقہ کے کسی گاؤں کی نمائش دکھائی ہے جسمیں جبراً غلامی کے واسطے گرفتاری کے حملے کا نمونہ دکھاتے ہوئے اس کا نام اشتہار میں "مسلم حملہ برائے غلامی" رکھا گیا ہے اتفاقاً وہ اشتہار میری نظر سے گذرا۔ میں نمائش کے انسر پادری سپرائٹ کے پاس گیا اور ان سے دریافت کیا کہ عیسائی ملکوں میں جو لڑکیوں کو بھگا کر بدکاری کرانے والے لوگ ہیں اور اسپر کتابیں بھی لکھی گئی ہیں اور اسکا نام وائٹ سلیوٹریفک (گوروں میں غلامی کی تجارت) ہے اور خفیہ طور پر ابھی تک جاری ہے کیا آپ پسند کرینگے۔ کہ انکا نام مسیحی غلامی کی تجارت رکھا جاوے پادری صاحب نے کہا ہرگز نہیں یہ چند لوگوں کی شخصی بدی ہے اور قوم مسیحی کی طرف منسوب نہیں ہو سکتی میں نے کہا پھر کیا وجہ ہے کہ کسی حصہ افریقہ کے چند آدمیوں کے فعل کو (بشرطیکہ یہ بات صحیح ہو) مسلم قوم کی طرف منسوب کیا جا رہا ہے اسکا جواب کیا تھا۔ شرمندہ سے ہو کر کہنے لگے معلوم نہیں کس نے اشتہار بنایا ہے میں ذمہ دار نہیں۔ خدا کرے وہ دن لائیگا جب عیسائی مشنریوں کو یہ عقل آئے گی کہ دیگر مذاہب کے متعلق غلطیاں پھیلانا دیانت کے خلاف ہے اور تمام مذاہب کے بزرگوں کی عزت کرنا ایک شریف کے واسطے ضروری ہے میں نے اسکے متعلق لنڈن کے انگریزی اخباروں میں مضمون چھپوایا ہے۔ ہند کے اسلامی اخبار بھی اسپر توجہ فرماویں۔ نیز آئندہ ہمارا پتہ تبدیل ہو گیا ہے۔

مفتی محمد صادق عفی اللہ عنہ مسلم مشنری از لنڈن

ختم نبوت کی حقیقت

خدا جزا خیر دے تشحیذ والوں کو جنہوں نے اگست کے رسالہ میں حضرت مسیح موعود کی تمام تحریریں ختم نبوت اور آیت خاتم النبیین کے بعد جمع کر دی ہیں جس سے ایک طالب حق صحیح نتیجہ پر پہنچ سکتا ہے یہ رسالہ غیر مبایع میں بالخصوص تقسیم ہونا چاہیئے۔ قیمت ۴ ر ہے

مینجر تشحیذ قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت امامنا فضل عمر

صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب خلیفۃ المسیح کی تازہ نظم

لا الٰہ الا اللہ

ہے دست قبلہ نما لا الہ الا اللہ
ہے درد دل کی دوا لا الہ الا اللہ
کسی کی چشم فسوں ساز نے کیا جادو
تو دل سے نکلی صدا لا الہ الا اللہ
جو پھونکا جائیگا کانوں میں دم کے مردوں کے
کریگا حشر بپا لا الہ الا اللہ
قریب تھا کہ میں گر جاؤں بار عصیاں سے
بنا ہے لیک عصا لا الہ الا اللہ
گرہ نہیں رہی باقی کوئی مرے دل کی
ہوا ہے عقدہ کشا لا الہ الا اللہ
عقیدۂ ثنویت ہو یا کہ ہو تثلیث
ہے کذب بحت و خطا لا الہ الا اللہ
ہے گاتی نغمۂ توحید نے نیستاں میں
ہے بہتی بادِ صبا لا الہ الا اللہ
تیرا تو دل ہے صنم خانہ پھر تجھے کیا نفع
اگر زباں سے کہا لا الہ الا اللہ
حضورِ حضرتِ دیان شفاعتِ نادم
کریگا روز جزا لا الہ الا اللہ
زمیں سے ظلمت شرک ایکدم میں ہوگی دور
ہوا جو جلوہ نما لا الہ الا اللہ
ہزاروں ہونگے حسین لیک قابل الفت
وہی ہے میرا پیا لا الہ الا اللہ
نہ دلبر کا کھایو ناداں کہ شش جہات میں بس
وہی ہے چہرہ نما لا الہ الا اللہ
چھپی نہیں کبھی رہ سکتی وہ نگہ جس نے
ہے مجھ کو قتل کیا لا الہ الا اللہ
بروز حشر سبھی تیرا ساتھ چھوڑینگے
کریگا ایک وفا لا الہ الا اللہ
ہزاروں بلکہ میں لاکھوں علاج رد جانی
مگر ہے روح شفا لا الہ الا اللہ

خدا کے فضل و رحم سے ظفروال میں احمدیت کی فتح

۱۰ راگست مہتہ میر قاسم علی صاحب ظفروال پہنچے جمعہ مولوی عبید اللہ صاحب نے پڑھایا اور اسوقت تک آریوں نے عیسائیوں سے مساہنہ نوگ میں سخت زک اٹھائی۔ دو بجے احمدیوں سے مباحثہ شروع ہوا مضمون تناسخ تھا۔ جس پر دو روز تک گفتگو ہوئی پہلے روز آریہ سماج کی طرف سے پنڈت دینا ناتھ صاحب فلاسفر سابق ایڈیٹر بجلی تھے ۳ گھنٹے مباحثہ ہوا پندرہ پندرہ منٹ وقت مقرر تھا۔ فلاسفر دو تین ٹرنوں میں ہی اپنی ساری فلاسفی بھول گیا اور حواس باختہ ہوگیا جسے آریوں نے بھی سخت محسوس کیا۔ چنانچہ پنڈت لکشمیدت صاحب نے تحریک کی کہ اب کوئی اور آدمی ہماری طرف سے مناظر ہوگا اسپر ایڈیٹر بجلی چمک گئے اور آریوں میں باہم خوب چلی بہرحال رات کو مشورہ کرکے منت سماجت سے اسے راضی کیا اور دوسرے روز بقیہ مباحثہ تناسخ کے لئے مہاشہ شانتی سروپ مرتد الاسلام کھڑے ہوئے جس پر آریوں کا بڑا ناز ہے دو بجے سے پانچ بجے تک ان سے مباحثہ ہوا۔ آخر وہ بھی اسی گھاٹ اترے گئے اور کامیابی کا سہرا احمدیوں کے سر بندھا۔ غیر احمدی سناتن دھرمی عام سامعین نے مان لیا کہ آریہ سماج نے آج بہر سخت ذلت اٹھائی ہے۔

دوسرا مباحثہ قدامت روح و مادہ پر اسی تاریخ ۱۱ راگست مہاشہ دھرم ویر جی آف مسافر آگرہ (جو کاٹھ گڑھ میں تناسخ کے مسئلہ پر سخت ذلیل ہو چکے تھے) سے ہوا تین گھنٹے کی گفتگو میں بلکہ اور سماج کے اوپر وید دں سے یہ ثابت کیا گیا کہ روح اور مادہ مخلوق ہے اس جلسے کے پریذیڈنٹ پادری دیویدیال صاحب تھے جنہوں نے مہاشہ دھرم ویر سے یہ کہا کہ آپ خلاف مبحث اور غیر متعلق گفتگو کرتے ہیں آپ صرف قدامت روح و مادہ کے متعلق گفتگو کریں مگر دھرم ویر جی اس میدان کے مرد نہیں تھے اور وہ صرف وقت پورا کرنا چاہتے تھے۔ آخر بہت نادم ہو کر بیٹھ گئے اس مباحثہ کا خاتمہ بھی ہماری نمایاں فتح پر ہوا فالحمد للہ علیٰ ذالک

تین آدمی جب ایک گھاٹ اتر چکے تو اب تیسرے دن کے مباحثہ کے لئے پنڈت لکشمیدت کو پیش کیا گیا یہ مسافر آگرہ کے بیٹے ہیں یہ مباحثہ وید و قرآن کے مقابلہ پر تھا بجائے وید کی صداقت و عالمگیری ثابت کرنے کے لکشمیدت مہاراج نے اپنی تقریر یہاں سے شروع کی کہ قرآن شریف ھدًی للمتقین ہے ھدی للمضلین نہیں اور اسمیں ختم اللہ علیٰ قلوبہم لکھا ہے فی قلوبہم مرضًا فزادھم اللہ مرضًا کا آرڈر موجود ہے لہذا وید کے دھرم عالمگیر ہے۔

اس دعوٰی اور دلیل کو سنکر سامعین حیران ہی رہ گئے اور سمجھ گئے کہ چاول سفید ہی اسلئے ہیں کہ گول ہے والا مضمون ہی یہ مباحثہ تین گھنٹے رہا (۹ بجے سے ۱۲ بجے دوپہر تک) مگر لکشمیدت صاحب نے کوئی دلیل وید کے دھرم کے عالمگیر مذہب ہونیکے متعلق نہ دی اور نہ دے سکتے تھے کیونکہ نہ وہ سنسکرت جانتے تھے نہ عربی جانتے بجز ترک اسلام کی خوشخبری کے ان کے پاس کچھ بھی نہ تھا اسکا نتیجہ لامحالہ میر صاحب ایسے زبردست مناظر کے مقابل میں ندامت تھا۔

دوسرا مباحثہ جو اسی روز تین بجے سے پانچ بجے تک ہوا اسمیں بڑے گھمسان کا رن پڑا یہ گویا آریہ سماج کی زندگی کا آخری لمحہ تھا تین کے انجام سے اس چوتھے مہاشہ نے عبرت حاصل نہ کی اور اپنے آپکو بھینٹ کر دیا۔

اس مباحثہ میں اسلام کی طرف سے وید کے دھرم پر اعتراض کئے گئے اور اسلام کے عالمگیر ہونیکے زبردست ناقابل تردید دلائل دئے گئے۔ جسکے جواب میں لکشمیدت صاحب نے کہ بجز اسکے کہ میں قادیان آکر فیصلہ کرونگا اور کچھ نہ کہا سو ہم مباحثہ جی کے منتظر ہیں بہت جلد تشریف لائیں اس سہ روزہ مباحثہ کا نتیجہ یہ ہوا کہ چار غیر احمدی احمدی ہوگئے کیونکہ انہوں نے سمجھ لیا کہ حقیقی اسلام اس فرقہ کے پاس ہے۔

غیر احمدیوں نے مولوی ثناء اللہ صاحب کو آریوں سے مباحثہ کرنیکے لئے طلب کیا تھا سنا گیا کہ انہوں نے پچاس روپے فیس مانگی جس کے ادا نہ کر سکنے کی وجہ سے وہ تشریف نہ لائے۔ مولوی ابراہیم صاحب سیالکوٹی کو بھی بلایا گیا تھا انہوں نے بھی آنے سے انکار کر دیا۔

آخر ایک فرد واحد ادنیٰ خادم سلسلہ احمدیہ (قاسم) نے چار آریوں کو (جو تمام آریہ سماج میں منتخب مناظر تھے) چاروں شانے چت کر کے وہ شکست فاش دی جو غالباً کئی جونوں میں کئی جنموں تک ہمارے مہاشے یاد رکھینگے اور باتیں تو گذشتہ جنموں کی یاد نہیں رہتیں مگر یہ انشاء اللہ نہیں بھولینگے و آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العلمین

مباحثہ نہایت امن کے ساتھ ہوا۔ بانیان جلسہ لالہ جیت رام صاحب ہیڈ کلرک دفتر ضلع انسپکٹر صاحب و دیگر معززین شہر نے شکریہ ادا کیا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک

ف چونکہ میر صاحب کے گلے میں تکلیف ہو گئی تھی اسلئے مولوی عبید اللہ صاحب احمدی زیر آبادی نے اسلام پر جو آریہ کے اعتراضات تھے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

اخبار فاروق

قادیان دارالامان مورخہ ۲۳ اگست ۱۹۱۷ء

فاروق اور اسکے خریدار

نہ ملے گا نہ ملے گا تو کچھ ہم مر نہ جائینگے
خدا کا شکر ہی پہلے محبت آپنے کم کی

فاروق کی بھتوڑے عرصہ سے بے ترتیب اشاعت ہو رہی ہے جس کا لازمی نتیجہ خریداران کی بددلی اور اشاعت کی کمی ہونا چاہیئے تھا سو ہوا۔ مجھے اسکا افسوس نہیں اسلئے کہ یہ بے ترتیبی کہ فاروق بیشک وقت پر نہیں نکلتا بوجہ میری غفلت یا بے پرواہی یا عدم توجہی کے عمداً نہیں بلکہ اسکا موجب میری خوش نصیبی یا بخت بیداری ہے جس کا میں آگے چل کر تذکرہ کرونگا بنا بریں میں کمی خریداران سے جو نقصان اٹھا رہا ہوں وہ بمقابلہ اس منافع روز افزوں کے جو مجھے محض خدا کے فضل سے حاصل ہو رہا ہے کچھ حقیقت نہیں رکھتا اور مجھے یہ بھی یقین ہے۔ کہ جو نقصان اخبار کو میری غیر حاضری سے کمی اشاعت کے ذریعہ پہنچ رہا ہے وہ بھی انشاء اللہ کسی نہ کسی راہ سے پورا ہو کر رہیگا کیونکہ یہ نقصان بطور امتحان ہے اگر میں اس امتحان میں پاس ہو گیا تو میرا خدا مجھے گھاٹے میں نہیں رکھیگا میں نے تو اس تحریر کے ذریعہ کوئی اپیل کرتا ہوں کہ خریداران موجودہ توجہ فرما کر فاروق کے لئے جدید خریدار دیں نہ میں کوئی عذر لنگ پیش کرتا ہوں کہ جس کو سن کر احمدی برادران مجھے معذور سمجھیں۔ میری غرض اس عرضداشت سے حقیقت حال کا اظہار ہے وہ بھی اسلئے کہ بعض احباب نے شکایتی خطوط لکھکر مجھے شرمندہ کرنا چاہا ہے اور آئندہ چار ماہ کے لئے جو وی پی صرف ایک روپیہ قیمت کے کئے گئے تھے اسمیں سے ڈیڑھ سو خریداران نے وی۔پی واپس کر کے یہ عذر کیا ہے کہ فاروق باقاعدہ شائع نہیں ہوتا اسلئے ہم آئندہ اسکی خریداری سے دست بردار ہوتے ہیں اس طرح بجائے چھ سو خریداران کے اب ۴۵۰ خریدار رہ گئے ہیں اور میں اس پر خدا کا شکر کرتا ہوں کہ اتنے تو ہے لئن شکرتم لازیدنکم خدا قادر ہے کہ وہ چھ سو پورے کر دے بلکہ اس سے بھی زیادہ۔

سو اے میرے محترم دوستو! میں تمہیں بتاتا ہوں کہ میں نے ۱۵۰ خریدار کہو کر کیا حاصل کیا ہے؟ سنو اور غور سے سنو! کہ خدا کے فضل سے مجھے تین ماہ کے اندر خدمت اسلام و اشاعت سلسلہ کے ایسے موقعہ ملے ہیں جو شاید ڈیڑھ سو چھوڑ ڈیڑھ ہزار روپیہ خرچ کرنے پر بھی یہ ثواب اور یہ نعمت مجھے حاصل نہ ہوتی اللہ تعالےٰ نے جو بڑا ہی رحمان و رحیم ہے مجھے اس قلمی دینی خدمت سے جو بذریعہ فاروق میں کرتا تھا ترقی دینی چاہی کہ سفر کر کے لسانی خدمت سلسلہ بھی بجالاؤں اور اس خدمت پر مامور کرنے کے واسطے خدا تعالےٰ نے اپنے مقرر کردہ خلیفہ کے دل میں ڈالا کہ وہ مجھے باہر تبلیغ کے واسطے بھیجے۔ چنانچہ اسنے اپنے ناچیز غلام خادم سلسلہ (اقام) کو تین چار ماہ کے اندر وقتاً فوقتاً چند مقامات پر تبلیغ اور مباحثات کے لئے جانیکا حکم دیا الحمد للہ کہ خدا نے مجھے تعمیل حکم حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ کی توفیق عطا فرمائی اور بشرح صدر میں مندرجہ ذیل سفروں پر گیا۔ بٹالہ۔ میرٹھ کانٹھ گڈھ۔ سیالکوٹ۔ لاہور۔ گوجرانوالہ۔ زیرہ۔ ظفروال کنجاہ۔ اور ہر ایک جگہ سے حضرت فضل عمر کی دعاؤں سے میں مظفر و منصور واپس آیا اور خدا کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ میرے ذریعہ سے گیارہ غیر احمدی بطیب خاطر داخل سلسلہ احمدیہ ہوئے اور تین مقامات پر کانٹھ گڈھ لاہور۔ ظفروال خدا کے فضل سے اسلام کے دشمن فرقہ آریہ کو بیخ اور شکست فاش دی اور اسلام و احمدیت کا بول بالا رہا۔ اب تم سوچو کہ اگر مجھے ڈیڑھ سو احمدی خریداران فاروق نے چھوڑ دیا تو یہ گیارہ شخص جو غیر احمدی سے احمدی ہوئے ڈیڑھ سو گنا نعم البدل ہیں یا نہیں اور جو ثواب اس خدمت دین کا ہے وہ علاوہ ازیں رہا۔ پھر بھلا میں کیوں اس تھوڑے سے نقصان پر کفر نعمت کروں۔ کیونکہ وان کفرتم ان عذابی لشدید کی تہدید و وعید میرے سامنے ہے پس میں فاروق کو دیدہ دانستہ غیر موقت الشیوع نہیں بنایا۔ یہ سب کچھ الٰہی ارادہ کے ماتحت ہوا۔ میں اپنی خواہش سے قادیان سے باہر نہیں جاتا اور نہ میرا دل قادیان سے باہر لگتا ہے مجھے ایک ہی شخصیت ہے جو قادیان سے باہر جہاں چاہے بھیجدے اور وہ شخصیت خدا کے مقرر کردہ خلیفۃ المسیح حضرت فضل عمر ایدہ اللہ بنصرہ کی ہے پس جسوقت اور جہاں جانیکے لئے مجھے میرا پیارا امام جو سب رشتوں اور تعلقات دنیوی سے اعلیٰ اور افضل ہے حکم دیگا میں وہاں ضرور جاؤنگا۔ اگرچہ میرا کتنا ہی دنیاوی نقصان ہو۔ ہاں اس حکم کے ماتحت باہر جانیسے اگر اخبار کی اشاعت کم ہوتی ہے تو ہو۔ اگر خریدار ناراض ہوتے ہیں تو ہوں اگر میرے دوست بدظنی کرتے ہیں تو کریں مجھے اسکی پروا نہیں میں جس کے ہاتھ بک چکا ہوں اسکا حکم مقدم سمجھتا ہوں ؎

رشتہ در گردنم افگندہ دوست
می برد ہر جا کہ خاطر خواہ اوست

البتہ میں باوجود ایک دوسری خدمت کے سرانجام دینے کے فاروق کے ذریعہ بھی خدمت کرونگا انشاء اللہ اور فاروق کے پورے ۴۸ نمبر سال بھر کے خریداران کے پاس پہنچاؤنگا۔ اگر فاروق کے پہنچنے میں کچھ دیر ہو جایا کرے تو احباب گھبرایا نہ کریں۔ یہ ایک مذہبی اور دینی پرچہ ہے جسوقت بھی پہنچیگا اپنا لطف دکھائیگا کوئی دنیاوی اخبار تو نہیں کہ چار دن پیچھے پہنچنے پر باسی خبروں کا مجموعہ بن جائے۔ جس کو ردی کی ٹوکری میں پھینکنا پڑے فاروق کے تو خدا کے فضل سے فائل محفوظ رکھے جاتے ہیں جو آئندہ آنے والی نسلوں کے لئے بھی مفید و بابرکت ثابت ہونگے۔ جس اخبار کی اشاعت اتنی قلیل ہو کہ چھ سو سے گھٹ کر چار سو رہ جائے وہ اخبار ایسے گرانی کاغذ وغیرہ کے زمانہ میں محض خدا ہی کے فضل سے چل سکتا ہے ورنہ ایک ہزار کم اشاعت کا اخبار تو ایک سال بھی پورا نہیں کر سکتا کہ بند ہو جاتا ہے شکر کرو کہ تمہارا فاروق زندہ تو ہے۔

وی پی کا پرچہ

چار ماہ کے لئے جو اخبار وی پی بھیجا گیا ہے وہ نیا پرچہ اگست کا نہیں بھیجا گیا۔ کیونکہ بوجہ گرانی کاغذ فاروق اس قدر طبع کرایا جاتا ہے۔ جس قدر اسکے خریدار ہیں۔ اس لئے وی پی جو پرچہ بھیجا جاتا ہے وہ تازہ پرچہ نہیں ہوتا بلکہ فاروق کے پرانے پرچے دی۔ پی کئے جاتے ہیں۔ اور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جن کی طرف سے وی پی وصول ہو جاتا ہے۔ ان کے نام پرچہ ارسال کر دیا جاتا ہے۔ اس طرح صرف نئے پرچہ کی حفاظت ہوتی ہے کہ وہ واپس شدہ کسی مصرف کا نہیں رہتا۔ ٹائٹل وغیرہ خراب ہو جاتا ہے پرچے وی پی کرنیسے مجھے دوہرا نقصان ہوتا ہے کہ ایک تو پرچہ فضول جاتا ہے دوسرے ٹکٹ ایک ایک پیسہ کا زائد لگانا پڑتا ہے مجھے اگر تازہ پرچہ بھیجا جاوے تو ایک پیسہ جو پرانے پرچہ پر محصول لگتا ہے اسپر لگا دیا جاوے مگر ہیں تازہ پرچہ کو بچانے کے لئے محصول ڈاک اور ایک پرچہ کا نقصان گوارا کرتا ہوں۔ احباب اس کا خیال نہ کریں ان کا کچھ نقصان نہیں ہوتا۔ ان کو تو تازہ پرچہ بہر صورت بھیجدیا جاتا ہے چنانچہ اب جن جن بزرگوں نے وی پی وصول کر لئے ان سب کے نام نئے پرچے اگست کے بھیجے گئے ہیں۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ط

مولوی محمد احسن امروہوی نے سب رسولوں سے انکار کر دیا

بڑا امروہوی خدا اسے ہدایت بخشے نہایت نازک حالت میں جا رہا ہے جب سے حضرت مسیح موعود اور اس برگزیدہ نبی کی طیب و طاہر اولاد کی توہین و بے ادبی پر کمر باندھی ہے ایمانی حالت یہانتک پہنچ گئی ہے کہ ایک شخص قلیلہ کو خوش کرنیکے لئے سوائے حضرت نبی کریم کے سب رسولوں سے انکار کر دیا ہے۔ اس نے شاہی ہال پیامیہ بلڈنگس میں آتے ہی ایک خطبہ جمعہ بقول اکبر شاہ خان امیر قوم کے مورث اعلیٰ بنی امیہ کے بعض افراد کے تتبع میں منبر پر بیٹھکر پڑھا۔ جسے پیام کے جاہل از علم دین سر محرر نے فخر و مباہات سے شائع کیا۔ اسمیں یہ امروہوی مولوی سے الاعلان کہتا ہے۔

"جسوقت تم باآواز بلند پکار کر کہتے ہو۔ اشہد ان محمداً رسول اللہ اور دن میں تیس مرتبہ اس شہادت کو دہراتے ہو تو اس سے کیا ثابت ہوتا ہے یہ ایک شہادت ہے۔ اور شہادت فریق ثانی کے ہمیشہ خلاف ہوتی ہے تو جس وقت تمنے یہ کہا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلعم ہی اللہ کے رسول ہیں تو نتیجہ یہ نکلا کہ تمنے ان لوگوں کے خلاف جو کسی اور کو رسول بنائے بیٹھے ہیں (مثلاً حضرت مسیح موعود کہ حضرت موسیٰ وغیرہ کو بھی رسول سمجھتے تھے حضرت مولانا نورالدین کہ حضرت ابراہیم وغیرہ کو رسول مانتے تھے ناقل) آنحضرت صلعم ہی کی رسالت کی گواہی دی یعنے آپ ہی اکیلے رسول ہیں دوسرا کوئی نہیں (یعنی نہ حضرت موسیٰ رسول ہیں نہ حضرت ابراہیم نہ حضرت نوح نہ حضرت عیسیٰ ابن مریم۔ ناقل) یہی حال تشہد میں ہے جہاں توحید کے ساتھ رسول کی رسالت ثابت ہو رہی ہے اور غیر محمد کی رسالت کی نفی ہو رہی ہے کیونکہ وہ بھی شہادت ہے۔ اور شہادت فریق ثانی کے خلاف ہوتی ہے۔

سہو کتابت ناظرین ابڈھے نے زور تو بہت ہی لگایا مگر مسیح موعود کی رسالت پھر بھی ثابت رہی کیونکہ یہ تو وہ رسالت مستحکم ہے کہ باوجود انکار کرنے نبوت سے تمام انبیاء کی پھر بھی قائم رہتی ہے پیچ دنیا کے۔ کیونکہ مسیح موعود کی رسالت اپنی رسالت مستقلہ نہیں بلکہ نبوت محمدیہ ہی ہے جو بہ پیرایہ دیگر جلوہ گر ہوتی ہے جبھی حضور نے لکھا ہے کہ محمد کی نبوت محمد کے پاس ہی رہی (صلے اللہ علیہ وسلم) پس کیونکر انکار ہو سکتا ہے اس نبوت کا جب تک کوئی کھلا کھلا بے ایمان نہ ہو جائے انکار کر کر حضرت محمد مصطفےٰ کی نبوت تامہ کاملہ مطہرہ مقدسہ کا ع لو آپ اپنے دام میں صیاد آگیا۔ امروہوی صاحب کی اس تقریر سے یہ بھی ثابت ہو گیا کہ حضرت اقدس حری اللہ فی حلل الانبیاء میں آپ کی نبوت کے ماننے سے تمام انبیاء کی نبوت کا انکار کرنا پڑتا ہے جیسا آخر پیغام والوں کو کرنا پڑا۔ اور انہوں نے اعلان کر دیا کہ ہم

"اذان تکبیر اور تشہد میں غیر محمد کی رسالت اور نبوت کی نفی کرتے ہیں"[1]

اور صاف ظاہر ہے کہ حضرت موسیٰ حضرت عیسیٰ حضرت ابراہیم حضرت نوح تمام انبیاء اولوالعزم غیر محمد ہی ہیں ہاں ایک مسیح موعود ہے جس نے فرمایا من فرق بینی وبین المصطفےٰ فما عرفنی وما رانی۔ اسکی نبوت سے انکار کرنے کے لئے کوئی اور کلمہ شہادت ایجاد کرو۔ وما ذلک منکم ببعیدۃ

احمدی جماعت پر نہیں حضرت مسیح موعود پر حجت ہے

اگلے عقائد حقہ چھوڑنے کے بعد جب سید محمد احسن صاحب اپنا وطن چھوڑ کر لاہور آگئے تاکہ ہمارے ڈاکٹرین جو سعادت ابتک حاصل کرتے آئے ہیں یعنی یہ کہ سلسلہ احمدیہ کے بڑے آدمیوں کی جان انہی کے ہاتھوں میں نکلے اس سے محروم نہ رہیں تو پیغام کے مدیر بے پیرنے شائع کیا کہ فاضل امروہوی کا لاہور آنا محمودیہ جماعت پر حجت ہے میں کہتا ہوں احمدیہ جماعت پر کیا حجت ہوتا ہے صاف کہو مسیح موعود پر حجت کہ وہ عمر بھر زور لگاتے رہے اور تاکید فرماتے کہ سید صاحب قادیان آجاؤ مگر وہ نہ آئے پھر خلیفہ اول کے عہد میں بھی سید صاحب کے دوستوں نے انہیں تحریک کی لیکن یہی جواب ملا کہ لا ہجرۃ بعد الفتح اب مولوی محمد علی صاحب کی قوت قدسیہ ایسی زبردست ہو گئی کہ مع اہل و عیال تشریف آوری ہو گئی گو حالات سے ظاہر ہے کہ وظیفہ بند ہو جانیکے بعد تمام اخراجات متعلقہ کا چلنا بدوں اس صورت کے ناممکن تھا مگر خیر ہمیں اس سے کچھ بحث نہیں صرف اتنا کہنا چاہتے ہیں کہ ایک الہامی مصرعہ میں تصرف بیجا کرنیکی ناکام کوشش کی گئی ہے۔ یعنی

از پئے آں محمد احسن را ۔۔۔ تارک وطن و دار مے بینم

یہ لفظ وطن نہیں بلکہ وَطَن ہے اور وطن پڑھنے سے مصرعہ ناموزون ہو جاتا ہے تعالیٰ شانہ عن ذلک۔ یہاں ایک شخص رہتا تھا جو پیغام کی نامہ نگاری بمقابلہ الفضل کیا کرتا جسے حضرت خلیفہ اول نے دیوث خطبہ جمعہ میں فرمایا اسنے ایکدفعہ حضرت مولانا نورالدین کے دہن مبارک سے یہ مصرعہ نکلنے کی جھوٹی خبر شائع کرائی ؎ چہ خوش بودے اگر ہر یک زامت کمال دین بودے حضور خلیفہ اول نے خطبہ جمعہ میں انہی کے ایک معاون اکبر سے شہادت دلائی کہ یہ مصرعہ موزون ہی نہیں بن سکتا اسی طرح یہ معاملہ ہے بس محمد علی کی مسیحیت و مہدویت کے لئے کوئی اور الہامی مصرعہ تیار کرو الہٰی کلام میں تصرف ممکن نہیں جو کریگا پکڑا جائیگا اور مجھے تو تعجب نہیں جو امروہوی حضرت خطبہ پڑھ بھی چکے ہوں کہ شیعوں کی مقتدا علی ہیں اور تمام مسلمانوں کے محمد خدا نے دونوں نام جمع کر کر

[1] فرق ثانی کا عقیدہ یہ ہے کہ حضرت محمد مصطفےٰ کے سوا اور بھی ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء ہیں جن پر ایمان لانا فرض ہے اور قرآن شریف میں سب رسول ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ثلث القرآن فی رمضان

۷۲- حسدا من انفسہم - حسد تمہاری کسی کارروائی کی وجہ سے نہیں ہوا۔ بلکہ اندر ہی اندر پیدا ہو گیا ہے غلط فہمی بھی نہیں بلکہ حق ظاہر ہونے کے بعد

۷۳- ھود - ہادی سے ہے یعنی وہ جو توبہ کرے اور حق کی طرف لوٹ جائے یہاں یہودی معنی ہیں۔

۷۴- تلک امانیہم - یہ تمہارے بلا دلیل۔

۷۵- من اسلم وجھہ للہ وھو محسن - اسمیں سچے مذہب کا اصول بتایا ہے اسلام چیز کیا ہے خدا کے لئے فنا۔ ترک رضا، خویش پئے مرضی خدا + راضی ہیں ہم اسی میں جسمیں تیری رضا۔

دوم - وہ محسن ہو جو کسی نے اس سے لینا ہو۔ اس کا اپنا حق اسی کم لے۔ جو دینے کا حق ہو۔ اس سے زیادہ ادا کرے (ب) اخلاص والا کسی قسم کی منافقت یا شبہ نہ رکھنے والا۔ غرض خدا سے تعلق مضبوط ہو۔ اور بنی نوع انسان کا سب سے بڑا ہمدرد ہے۔ (ختم ½ ۴ بجے)

چودھواں رکوع

(بعد از نماز عصر ۵ بجے)

۷۶- من اظلم - تین گروہوں کو فرمایا۔ ایک مفتری علی اللہ ایک مکذب آیات اللہ کو۔ تیسرے مساجد سے روکنے والوں کو۔ اظلم کون ہے حضرت مرزا صاحب؟ یا وہ جو ان کو نہیں مانتے۔ تو مساجد کے روکنے کے فعل نے ثابت کر دیا کہ اظلم خدا کے نزدیک کون ہے ہم تو نہیں کیونکہ ہم کسی کو مسجد سے نہیں روکتے غیر احمدی روکتے ہیں ہمیں

۷۷- حق تلاوتہ - جو حق تلاوت ادا کریگا وہ ضرور قرآنمجید پر اور اس علم پر جو لایا ایمان لائے گا۔ الکتب سے مراد قرآن مجید بھی ہو سکتا ہے یتلونہ کے معنے ہیں اسکا حق اتباع ادا کرتے ہیں۔

۷۸- خدمت - خدا کے حکم کے ماتحت کرو تو پھر بھی دعا سے غافل نہ ہو۔

پندرھواں رکوع

۷۹- سفہ نفسہ - بیوقوف بنایا اپنے آپ کو (۲) اپنے نفس کو بھول گیا ہو۔ استکبار سے کام لے (۳) تباہ کر لیا اپنے نفس کو

۸۰- حنیفا - جو مشرک نہ ہو۔ اور تمام احکام الٰہیہ کو تسلیم کرے۔ آگے اسی معنے کی تشریح ہے۔

۸۱- ء انتم اعلم ام اللہ - یعنی تم اپنی مسلمہ کتاب ہی میں دیکھ لو۔ کہ حضرت ابراہیم موسیٰ سے پہلے تھے پس وہ کیسے یہودی و نصاریٰ ہو گئے۔

پارہ دوم

پہلا رکوع

۸۲- قرآن کریم بات کو ایسے طور پر پیش کرتا ہے۔ کہ لوگ انکار کی طرف نہ جائیں۔ بلکہ اقرار کریں۔ دوم۔ وہ بات پیش کرنے سے پہلے ان باتوں کا جواب دے لیتا ہے جو دل میں پیدا ہو کر اصل حکم سے برگشتہ کرنیوالی ہو سکتی ہیں۔

سیقول السفہاء - میں سمجھا دیا کہ تحویل قبلہ پر اعتراض کرنے والے بیوقوف ہیں پس تمہارے دل میں کوئی خیال اٹھے تو سمجھ کر منہ سے نکالنا۔

۸۳- کذلک جعلناکم - جس طرح ہدایت دی اسی طرح امت وسطی بنایا۔

(ب) وسطا اعلیٰ درجہ کی (کنتم خیر امۃ (درست) امت محمدیہ آخری ہے۔ زمانہ کے لحاظ سے وسطی نہیں کہہ سکتے نہ درجہ کے لحاظ سے کیونکہ وہ سب سے اعلیٰ ہے) پس اعمال کے لحاظ سے وسطا ہوئی افراط تفریط سے محفوظ

۸۴- وما جعلنا القبلۃ التی کنت علیہا - یعنی وہ قبلہ جس پر پہلے تو تم وہ امتحانی طور پر تھا اصل نہ تھا۔ اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ قبلہ اصل مقصود نہیں ہوتا۔ کیونکہ اصل مقصود بدلا نہیں جاتا۔ اور یہ بھی کہ بیت المقدس بحکم ربی قبلہ تھا۔

۸۵- ممن ینقلب - اس سے ممتاز ہو کر جو اپنے ایڑیوں کے بل لوٹے۔

دوسرا رکوع

۸۶- ولکل وجھۃ - جہۃ رستہ ہر چیز کی طرف توجہ ہو۔ دنیا اپنے اپنے کام میں لگی ہے تمہارے لئے دربار میں اکیلے پیش ہو کر اپنے آقا کو خوش کرنے کا موقعہ ہے نیکیوں کی طرف آپ کو ایک دوسرے سے بڑھنے کی کوشش کرو۔

۸۷- من حیث خرجت - یہاں جنگ کے لئے نکلنا مراد ہے ہر جہاد میں تمہاری مراد فتح مکہ ہو۔

۸۸- حیث ما کنتم فولوا وجوھکم شطرہ - یہ نا محمد رسول اللہ کے بعد فرمایا کہ مکہ کے ساتھ تعلق نہ توڑنا۔

۲۵ جون ۱۹۱۷ء

جمعہ مبارکہ - ½ ۳ بجے

۸۹- فاذکرونی - وعدے کا رسول آگیا اور اس نے آکر تزکیہ نفوس تعلیم کتاب و حکمت شروع کی۔ اب اس سے فائدہ اٹھانا تمہارا کام ہے اگر تم میرے حکم کی تعمیل کرو گے تو میں تمہیں وہ انعام دونگا جسکا وعدہ ہے۔

تیسرا رکوع

۹۰- استعینوا بالصبر والصلوٰۃ - مندرجہ بالا حکم کی تعمیل میں مشکلات ضروری ہیں۔ ان پر صبر کا حکم فرمایا۔ کہ یہ جسمانی طریق ہے دوم دعا کا ارشاد کیا کہ یہ روحانی طریق ہے مشکلات پر غالب آنے کا۔

الصبر (۱) جزع فزع سے رکنا (۲) کام کے رستے میں جو روکیں آئیں بے رنگ خوف یا حرص ان کی پرواہ نہ کرنا (۳) سامان جتنے حصول کامیابی کے لئے ہیں۔ انہیں جمع کر لینا۔

۹۱- لا تقولوا لمن یقتل فی سبیل اللہ امواتا - الفاظ کا بڑا اثر ہوتا ہے مسمریزم کی بنیاد اسی بات

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یہ بھی ترقی کا ایک طریق بتایا کہ اپنے مقتولوں کو کبھی مردہ نہ کہو بلکہ زندہ کہو فنا تو وہ ہوتا ہے جو ناکام رہا اس آیت میں مختلفہ حیات وموت سمجھایا۔

۹۲۔ ونقص من الاموال والثمرات۔ ثمرات سے یہ مراد بھی ہو سکتی ہے کہ تم کام کرو گے بعض وقت اسکے ثمرات تمہاری امید کے موافق نہ نکلینگے۔

۹۳۔ انا للہ۔ ہم سب اللہ کے ہیں یہ جانے والا بڑا خوش قسمت ہے جو اپنے مولیٰ کے سامنے پہلے پہنچ گیا (۲) انا الیہ راجعون جب سب وہیں جانے والے ہیں تو پھر نوحہ کیسا ایک ستر برس کے صحابی کو کسی نے کہا کہ رسول کریم شہید ہو گئے اسنے کہا یہی وقت تو لڑنے کا ہے جدھر رسول گئے ادھر ہی ہمیں جانا چاہیئے

۹۴۔ من الصفا والمروۃ۔ پچھلی بات کا ثبوت دیا مثال سے اور ایک حکم بھی دیدیا۔ کمال اعجاز قرآنی

۹۵۔ ان الذین یکتمون ما انزلنا۔ ہاجرہ اور اسمٰعیل کے درجہ کو کم دکھانے کے لئے یہ واقعہ اور طرح پر بیان ہوا ہے اسلئے ان پر غضب کا اظہار فرمایا۔

۹۶۔ ویلعنہم اللعنون۔ لعنت (خدا کی رحمت سے دور) کرتے ہیں وہ جو رحمت سے دور کرنیکا حق رکھتے ہیں ہر ایک نہیں (شیعہ کا رد)

۹۷۔ والناس اجمعین۔ یہاں لعنت کے اور معنے معلوم ہوتے ہیں۔ شریر کو شریر ہی کہنا پڑتا ہے۔

(۵ بجے ختم)

چوتھا رکوع

(بعد از نماز عصر ۵½ بجے)

۹۸۔ ان فی خلق السموٰت والارض۔ اسکی تشریح سورہ ملک میں فرمائی۔ طباقاً سے مراد یہ بھی ہے کہ ایک دوسرے سے مطابقت رکھتی ہے۔ نظام عالم کی یکجہتی دلالت کرتی ہے کہ یہ ایک اعلیٰ ہستی کے ارادہ کے ماتحت چل رہی ہے۔ آگے اختلاف اللیل والنہار الفلک التی تجری وما انزل اللہ من السماء رحمانیت رحیمیت کے دلائل ہیں اس ظاہری سامان کے مقابلہ میں باطنی بھی ہے اور ان سے ملائکہ انبیاء کلام الٰہی کا ثبوت ملتا ہے تصریف الریاح والسحاب المسخر اسکا تعلق رحیمیت سے ہے اسی لیے ہوا اور بادل کو تصریف والمسخر سے مقید فرمایا۔ تاکہ ظاہر ہو۔ کہ یہ وہ ہوا بادل ہی جو رحیمیت کے ماتحت بطور انعام یا عذاب آتا ہے۔

۹۹۔ ان القوۃ۔ ای تعلموا ان القوۃ للہ جمیعاً

۱۰۰۔ تقطعت بہم الاسباب۔ تقطعت عنہم (ب) بمعنے عن ان سے سب رشتے کٹ جائینگے (جیسے سب جاتے رہے)

(۲) ان کے کفر کی وجہ سے ذرائع کامیابی ان کے لئے نابود ہو جائینگے (۳) کاٹ دینگے ان کو اسباب۔ جن سامانوں پر انہیں بھروسہ ہے وہی ان کی تباہی کا موجب ہو جائینگے (ب) بمعنے معیت وہ نہ صرف خود غرق ہونگے۔ بلکہ ان کے وسائل بھی غرق ہو جائینگے۔ (۵) ان کے رشتے کٹ جائینگے۔ وہ جو ان کے آپس کے تعلقات اتحادیہ ہیں وہ کٹ جائینگے۔ نفسی نفسی پڑ جائے گی۔ (۶) سبب وہ ذریعہ جس سے ایک جگہ سے دوسری جگہ پہنچ سکیں۔ جن ذرائع کو انہوں نے منزل مقصود تک پہنچنے کے لئے اختیار کیا ہے وہ کٹ جائینگے (۷) سبب کے معنے رستہ ان میں اختلاف ہوگا کوئی کوئی بچاؤ کا طریق اختیار کریگا کوئی کوئی مختلف رستہ۔ (۸) اسباب کے معنے ان کی دوستیاں ٹوٹ جائینگی۔ یہ آٹھ معنے ہوئے۔

پانچواں رکوع

۱۰۲۔ حلالاً طیباً۔ قانون شریعت کے ماتحت یہ بھی کہ قانون صحت کے بھی مطابق ہو۔ کچا آم حلال ہے۔ مگر پھلکنے سے صحت بگڑ گئی۔

۱۰۳۔ بما لا یسمع الا دعاء۔ حیوان صرف آواز پہچانتا ہے معنے نہیں سمجھتا اسی طرح یہ لوگ اپنے اپنے عقیدہ کے پیچھے ہیں۔ خواہ وہ ان کو تباہ ہی کر رہے ہیں۔ یہ ان کے وعظوں اور قولوں پر ایسے پیچھے ہوئے ہیں (۲) یا سیدنا محمد رسول اللہ کی باتیں نہیں سمجھتے محض بہرا خفش۔

۱۰۴۔ فمن اضطر۔ یہاں صرف بقدر قوت لایموت کھانے کی اجازت ہے کسی اور بات کے متعلق نہیں حرام چیز کھانے کا فوری نہیں پڑتا اور صرف اسکی ذات کے متعلق ہے اسلئے اجازت ہوئی مگر جھوٹ یا اس قسم کے گناہ جن کا اثر دوسروں پر پڑتا ہے اور جو اصل مقصود کے خلاف ہے ان کی اجازت نہیں۔

۱۰۵۔ ولا یکلمہم اللہ۔ قیامت کے دن خدا پاکوں سے بولیگا مگر یہ ایسے لوگ ہیں کہ ان سے قیامت کو بھی نہیں بولیگا

چھٹا رکوع

۱۰۶۔ البرّ۔ بمعنی بار (نیکی کرنے والا) (۲) لکن ذا البر لکن البرّ بر من (حذف مضاف) (۳) من آمن سے مراد۔ الایمان باللہ

(ب) علیٰ حبہ۔ باوجود مال کی محبت کے مال دیتا ہے (۲) حب اللہ غرض نمونہ نہ ہو۔ (۳) علیٰ حبّ ایتاء المال مال دینے کی محبت ہو۔ کسی کے اصرار والحاح سے نہیں بلکہ دلی شوق ہو۔

۱۰۷۔ والصابرین۔ پچھلے لحاظ سے الصابرون آنا مگر ایسا نہیں اسکی وجہ یہ کہ مقام مدح پر اطناب چاہیئے۔ رفع کو نصب سے نصب کو رفع سے بدل دینا ابو علی فارسی پسند کرتا ہے ترکیب بدلنے سے جملہ دیا وہ ہو کر اطناب ہو جاتا ہے۔

۱۰۸۔ فی القتلی میں تمام مقتولین کے متعلق حکم آگیا ہے کہ قصاص الحر بالحر بطور مثال ہے یہ نہیں کہ حر عبد کو مارے تو قصاص نہ ہوگا یا کم ہوگا۔

۱۰۹۔ للوالدین والاقربین۔ یہ آیت منسوخ نہیں مثلاً کافر وارث نہیں ہوتا صلہ رحمی کے طور پر دیدینا چاہیئے

(ب) یہ معنے بھی ہو سکتے ہیں کہ ہر مومن وصیت کرے کہ میرا مال بالمعروف یعنے شریعت کے مطابق تقسیم کیا جائے آجکل تو ضروری ہے اسکی خلاف ورزی ہو رہی ہے

(ج) حنف کمی اثم زیادتی

ساتواں رکوع

۱۱۰۔ اسلوب قرآن دیکھو۔ روزے کا حکم دیا۔ مومنوا سے شروع کر کے ہمت بڑھانے کے لئے (ب) پہلوں نے بھی رکھے ہیں اسلئے بوجھ نہ سمجھنا۔ (ج) تھوڑے ہی دنوں کے ہونگے گھبراؤ نہیں (۴) پھر خیال اٹھتا ہے۔ کہ آدمی مریض اور مسافر ہوتا ہے فرمایا دوسرے دنوں میں رکھ لیں +

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدی مذہب کے مسلمان

(از جناب حکیم احمد حسین صاحب احمد)

(گذشتہ سے پیوستہ)

حضرت مرزا صاحب ظلی نبی ہیں۔

پانچوقت کی نمازوں میں اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیہم کی دعا مانگی جاتی ہے کہ الٰہی نبیوں صدیقوں شہداء اور صالحین کی راہ دکھا اور ان جیسا کہ تو نے قرآن نے امت محمد صلعم میں انعام پانے والے چار قسم کے لوگ بتائے ہیں جیسا کہ فرمایا۔ من یطع اللہ والرسول اولئک مع الذین انعم اللہ من النبیین والصدیقین والشہداء والصالحین یعنی محمد رسول اللہ کی پیروی اور تابعداری سے تم نبی۔ صدیق شہید اور صالح بن سکتے ہو جبکہ قرآن سے ثابت ہے کہ امتی نبی ہونے کا انعام مل سکتا ہے تو پھر یہ کہنا کہ امت محمد رسول اللہ صلعم میں کوئی بھی نبی نہ ہوگا دوسرے لفظوں میں یہ کہنا ہے کہ تیرہ سو برس کے مسلمانوں کی سورہ فاتحہ کی دعا نہ تو قبول ہوئی اور نہ ہو سکتی ہے حقیقت میں یہ نادانی ہے جبکہ متفق طور سے مان رہے ہو کہ امت محمدیہ میں سے صدیق شہید اور صالح لوگ ہمیشہ اور قیامت تک ہوتے رہینگے۔ اور ان ہر سہ مراتب کا حاصل ہونا اسی آیت کی بنا پر مانا بھی جاتا ہے۔ پھر جب یہ مراتب آنحضرت صلعم کی متابعت سے حاصل ہو سکتے ہیں۔ تو وہ چوتھا مرتبہ نبوت کا کیوں حاصل نہیں ہو سکتا۔ جبکہ اسی ایک مرتبہ کے ملنے سے ہم خیر امت ثابت ہو سکتے ہیں۔ اور آنحضرت صلعم خاتم النبیین۔ آنحضرت صلعم کی شان اور آپ کا کمال تو اسی میں ہے کہ آپ کی پیروی سے ایک امتی نبی ہو گیا۔ دنیا میں کوئی نبی ایسا نہیں ہوا۔ جس کی متابعت اور فرمانبرداری میں یہ اثر ہو۔ کہ اسکے ذریعہ کوئی نبوت کے مقام تک پہنچا ہے۔ یہ فخر امتی نبی صلعم کو ہی حاصل ہوا۔ اور اگر کہو کہ نبی بعدی اور خاتم النبیین کے خلاف ہے۔ تو اسکا جواب یہ ہے کہ امتی نبی ہونے کا دعویٰ لا نبی بعدی اور خاتم النبیین کے خلاف ہے تو اس کا جواب یہ ہے کہ امتی نبی ہونے کا دعویٰ لا نبی بعدی اور خاتم النبیین کے خلاف نہیں ہو سکتا دیکھو کتاب المناقب میں امام بخاریؒ نے اپنی صحیح میں ایک حدیث تحریر کی ہے جو حضرت سلمان سے مروی ہے کہ فترۃ بین عیسیٰ و محمد صلعم ستمائۃ سنۃ۔ حضرت عیسےٰ اور آنحضرت صلعم کے درمیان فترۃ کا زمانہ (جسمیں کوئی نبی نہیں آیا) چھ سو برس ہے اس حدیث پر حافظ ابن حجر عسقلانی فرماتے ہیں کہ اس مدت میں کوئی ایسا نبی نہیں آیا جو نئی شریعت یا نئی کتاب لایا ہو۔ ہاں فترت میں ایسا نبی آسکتا ہے جو حضرت عیسےٰ کے دین یا ان کے مقصد کی طرف بلاتا ہو۔ فترت کے معنے بھی خود نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائے ہیں۔ دیکھو کتاب بدء الخلق صحیح بخاری فرمایا لیس بینی وبینہ نبیًا کہ مرے اور حضرت عیسےٰ کے درمیان کوئی نبی نہیں۔ حالانکہ ابن حجر عسقلانی محدث قائل ہیں اس امر کا کہ ایسا نبی ضرور آسکتا ہے۔ جو صاحب شریعت نہ ہو۔ بلکہ وہ تابع ہو۔ اور حضرت عیسیٰ کا پیرو ہو۔ اسی مضمون کو سمجھکر طبرانی نے لکھا ہے۔ کہ زمانہ فترۃ میں حنظلہ بن صفوان اصحاب الرس کی طرف نبی ہوئے اور قرآن کریم میں سورہ یٰسین میں مسیح کے رسولوں کا انطاکیہ میں بھیجا جانا مذکور ہے دیکھو واضرب لہم مثلاً اصحب القریۃ اذ جاءھا المرسلون۔ اکثر مفسرین متفق ہیں کہ یہ تینوں رسول انطاکیہ میں مسیح علیہ السلام کے مذہب کی اشاعت کے لئے مقرر ہوئے تھے اب غور کرو کہ باوجود حدیث لیس بینی وبینہ نبیؐ کے چار آدمیوں کو مفسرین نے نبی مان لیا پھر جب ایسا نبی جو نئی شریعت نہ لائے بلکہ تابع ہو۔ باوجود فرمانے آنحضرت صلعم کے کہ حضرت عیسےٰ اور میرے درمیان کوئی نبی نہیں ہوا۔ زمانہ فترۃ میں آسکتا ہے اور مفسرین نے تسلیم کر لیا ہے اور اسکے تسلیم کر لینے میں وہ فرماتے ہیں کہ لیس بینی وبینہ نبی کی حدیث غلط نہیں ہوئی اور اذ جاءھا المرسلون اور حدیث مذکور میں کوئی تعارض پیدا نہیں ہوا تو پھر لا نبی بعدی اور خاتم النبیین کے باوجود ایسا نبی جو صاحب شریعت نہ ہو بلکہ امتی ہو کیوں نہیں آسکتا۔ اسکی نسبت بھی ہم اپنا نہیں بلکہ ملا علی قاری محدث کا قول انکی موضوعات سے نقل کیے دیتے ہیں چنانچہ وہ اپنی موضوعات میں زیر حدیث لو عاش ابراھیم لکان نبیًا تحریر فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلعم کے فرمان کے سامنے ایک مومن کو سر جھکا دینا لازم ہے جبکہ لا نبی بعدی کے معنے خود آنحضرت صلعم نے ہی فرما دئے تو پھر اسکے خلاف اعتقاد رکھنا مومن کی شان سے بعید ہے چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خود فرمادیا ہے۔ کہ اگر ابراہیم ابن محمد صلعم زندہ رہتے تو نبی ہوتے۔ پس خاتم النبیین کے یہ معنے کرنا کہ آپ کے بعد کوئی نبی نہ ہوگا بالکل غلط اور خلاف منشا آنحضرت صلعم معنے کرنا ہے حدیث تو یہ کہہ رہی ہے کہ نبی ہو سکتا ہے پس لا نبی بعدی کے معنے لیس بینی وبینہ نبیؐ کو مدنظر رکھتے ہوئے کرو جس کا یہ مطلب ہے کہ کوئی ایسا نبی نہیں آسکتا جو صاحب شریعت ہو۔ اور اس طرح معنے کرنے میں دونوں میں کوئی اختلاف نہیں رہتا۔ پھر فرماتے ہیں وقلت مع ھذا لو عاش ابراھیم صار نبیًا اور میں اسکے ساتھ یہ بھی کہتا ہوں کہ اگر ابراہیم زندہ رہتے تو نبی ہو جاتے وکان ابی نبیا لکان عمر نبیا لکان من اتباعہ اور ایسے ہی اگر عمر بھی نبی ہو جاتے تو دونوں آنحضرت صلعم کے متبعین سے ہوتے فلا ینافی قولہ تعالیٰ خاتم النبیین پس ان کا نبی ہونا اللہ تعالےٰ کے قول خاتم النبیین کے خلاف نہیں اذ المعنی انہ لا یاتی نبی بعدہ جبکہ معنی یہ ہیں آنحضرت صلعم کے بعد کوئی نبی نہیں آئیگا جو ینسخ ملتہ۔ آنحضرت صلعم کی ملت کو منسوخ کر دے ولکن من امتہ اور نہ ہو وہ آپ کی امت میں سے اور تقویت دیتی ہے ان معنوں کو حدیث لو کان موسیٰ حیًا لما وسعہ اگر موسیٰ زندہ ہوتے تو وہ کچھ نہ کر سکتے الا اتباعی۔ مگر میری تابعداری کرتے (دیکھو موضوعات ملا علی قاری صفحہ ۵۸ و ۵۹) جسکا مطلب یہ ہے کہ وہ نبی ہوتے۔ تو اس صورت میں کہ میرے متبع ہوتے۔ اس سے ثابت ہوا۔ کہ آنحضرت صلعم کی پیروی سے امت محمدیہ میں سے کوئی شخص نبی کا مرتبہ پا سکتا ہے اور اسکا نبی ہو جانا خاتم النبیین اور لا نبی بعدی کے خلاف نہیں اسمیں شک نہیں کہ اب کوئی ایسا نبی نہیں آسکتا جو نئی شریعت لائے یا آنحضرت صلعم کی نبوت کو منسوخ کر دے یا بلا واسطہ آنحضرت صلعم کے نبی ہو ایسا مدعی نبوت واقعی لعنتی ہے اور اسکے کاذب ہونے میں پھر اور کسی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دلیل کی ضرورت نہیں اسی مذکورہ بالا قول کی تائید حضرت محمد طاہر صاحب محدث نے بھی مجمع البحار میں تکملہ کے صفحہ ۵۵ پر کی ہے وہ فرماتے ہیں کلا للہ ارادکلا نبی بعدی ای لا نبی بعدی بنسخ شرعہ یعنے یہ کہ لا نبی بعدی سے یہ مراد ہے کہ آنحضرت صلعم کے بعد کوئی ایسا نبی نہیں جو آپ کی شریعت کو منسوخ کرے۔ پس جب محدثین کے مضمون سے یہ ثابت ہو گیا کہ امت محمدیہ میں سے نبی بھی ہو سکتا ہے تو حضرت مرزا صاحب علیہ السلام کی تکذیب سے تم کیا وہ نتیجہ نہ دیکھو گے جو مسیح کے منکروں نے خانہ بدوشوں کی مثال میں دیکھا ہے جبکہ آنے والے مسیح موعود کا خود آنحضرت صلعم نے نبی اللہ نام رکھا ہے تو پھر تم کون ہو جو کہتے ہو کہ یہ لانبی بعدی اور خاتم النبیین کے خلاف ہے کیا آنحضرت صلعم کو یہ نکتہ معلوم نہ تھا تم کو ہی اسکی سمجھ زیادہ ملی۔ کما صلیت علی ابراھیم اور کما بارکت علی ابراھیم ہر روز پڑھتے ہو۔ پھر یہ برکت آنحضرت صلعم کے لئے کیوں تسلیم نہیں کرتے کہ جس طرح حضرت ابراہیم کی اولاد میں سے نبی ہوئے۔ اسی طرح آنحضرت صلعم کی روحانی اولاد میں سے بھی ہونے چاہئے۔ کیا خاتم النبیین کے یہ معنی ہیں۔ کہ آئندہ کوئی نبی نہ ہوگا کیا پھر اسکے یہ معنے نہیں کہ آپ میں اتنا بھی کمال نہیں کہ آپ کسی کو نبی بنا سکیں پھر اگر یہی بات ہے تو تم خیر امۃ نہیں بلکہ بدترین امت ہو۔ پہلی امتوں میں تو نبوت ہو اور موسیٰ کے بعد پے در پے نبی آدیں اور پھر حضرت عیسےٰ کے خادم بھی نبی ہوں۔ مگر ایک نہ ہو تو محمد رسول اللہ کے خادم نہ ہوں۔ خاتم کمالات انسانی آنحضرت صلعم کو مانتے ہو مگر ساتھ اسکے یہ بھی کہتے ہو۔ کہ ایک یہی کمال آپ میں نہ تھا کہ آپ کی امت میں سے کوئی شخص آپکی پیروی سے نبی بن جائے۔ تمام برکتیں امت محمد رسول میں تسلیم کرتے ہو مگر پھر یہ بھی کہتے ہو کہ وہ برکت جو نبوت کے نام سے موسوم ہے وہ قیامت تک آپ کی امت سے چھین لی گئی۔ شرم اور ڈوب مرنے کی بات ہے سنو! نادانو! رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وہ مرتبہ ہے کہ آپکے غلام مسیح ہوتے ہیں ؎

ہر تر گمان و وہم سے احمد کی شان ہے
جسکا غلام دیکھو مسیح الزمان ہے

پس آنحضرت صلعم کی شان کو ظاہر کرنے کے لئے خدا نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو نبی کے نام سے پکارا جیسا کہ فرمایا یا نبی اللہ کنت لا اعرفک ۸۔ فروری ۱۹۰۷ء کا الہام یعنی زمین کہتی ہے اور پھر فرمایا یا ایتھا النبی اطعموا الجائع والمعتر۔ اے نبی بھوکو اور سوالیوں کو کھلاؤ ۱۹۱۰ء کے جلسہ میں بعض لوگ بھوکے رہے تھے ان کی نسبت اطلاع دی گئی اور اسمیں کیا شک ہے کہ آنحضرت صلعم کی شان اسی میں ظاہر ہوتی ہے کہ آپ کا امتی نبی ہو۔ یہ دعوٰی بھی آپکا الہام کی بنا پر ہے جو رسولوں کی راہ ہے فلا یظھر علی غیبہ احدا الا من ارتضی من رسول۔ اسکا ثبوت دیکھو حقیقۃ الوحی براہین احمدیہ اور دیگر الہامات حضرت مرزا صاحب مغفور علیہ السلام فرماتے ہیں۔ ؎

وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نور سارا ۔ نام اسکا ہے محمد دلبر مرا یہی ہے
وہ یار لامکانی وہ دلبر نہانی ۔ دیکھا ہے ہمنے اس سے بس یہ نشاں یہی ہے
وہ آج شاہ دیں ہے وہ تاج مرسلیں ہے ۔ وہ طیب و امیں ہے اسکی ثنا یہی ہے
اس نور پر فدا ہوں اسکا ہی میں ہوا ہوں ۔ وہ ہے میں چیز کیا ہوں بس فیصلہ یہی ہے

پس اگر آپ کے دعوے الہام الٰہی کی بنا پر ہیں تو تمہاری تکذیب خدا کا مقابلہ کرنا ہے تم کچھ خدا سے زیادہ علیم نہیں پھر جب آنحضرت صلعم نے بھی آپکا نام نبی اللہ رکھا ہو اور بڑے بڑے محدثین بھی اس عقیدہ کے قائل ہوں کہ امت میں سے نبی ہو سکتا ہے یعنے ایسا نبی جو آنحضرت صلعم کی شریعت کو منسوخ نہ کرے اور آپ ہی کا تابعدار ہو تو بتاؤ تمہارا انکار کیا فضول نہیں۔ بنی اسرائیل کو عبادت پر اسلئے ملامت ہوئی تھی کہ ان کا معبود کلام نہیں کر سکتا جیسا کہ فرمایا الم یروا انہ لا یکلمھم ولا یھدیھم سبیلا انکا معبود بچھڑا ان سے بات نہیں کر سکتا۔ اور نہ انکو ہدایت کرتا ہے تو پھر کیا مسلمانوں کا معبود بھی کسی زمانہ میں کلام کرنا چھوڑ دیگا۔ افسوس اس عقیدہ پر جو قرآن اور منشاء آنحضرت صلعم کے بالکل خلاف ہے سنو! بتحقیق دین قویم یعنے اسلام کا حافظ خدا ہے اور وہ زندہ خدا ہمیشہ اور ہمیشہ اپنے زندہ ہونے کا اور دین الحق کی صداقت کا ثبوت اپنی کلام اور الہام سے دیتا رہیگا۔ اسمیں شک نہیں کہ شریعت کی وحی الیوم اکملت لکم دینکم نے ختم کر دی اب کسی اور ایسی وحی کی ضرورت نہیں جو شریعت میں کچھ کمی یا بیشی کر سکے مگر اس شریعت کے مغز کو سمجھانے والی وحی قیامت تک نازل ہوتی رہے گی جیسا کہ فرمایا ثم ان علینا بیانہ کیونکہ جیسا قرآن کا نازل کرنا خدا کا ہی فعل ہے ویسا ہی اسکے اسرار و معارف کا بیان کرنا بھی خدا ہی کا فعل مقرر ہے پس یہ وحی کبھی بھی منقطع نہیں ہو سکتی اور اسی پر سلسلہ محمدیہ کی صداقت کا انحصار ہے اور آنحضرت صلعم کی خلافت قیامت تک قائم رہے گی یقیناً جس مذہب میں یہ نشان نہیں وہ مذہب مردہ ہے وہ ہرگز زندہ کہلانے کا مستحق نہیں ؎

تصویر کشمیر سے نہ ڈرے کوئی گوسپند
نے نار مردہ کا ہے کچھ اندیشہ نہ گزند

احمدی زرگر

یہ ایک ۲۰ صفحہ کا رسالہ ہے جو میاں کمال الدین صاحب زرگر بٹالہ (سیالکوٹ) نے لکھا ہے۔ اسمیں ہمارے احمدی بھائی نے زرگروں کے تمام ہتھکنڈے لکھدئے ہیں جو وہ اپنے گاہکوں سے کرتے ہیں۔ کھرے کھوٹے سونے چاندی کے زیوروں کی پہچان بتائی ہے یہ رسالہ ہر ایک ایسے گھر میں ہونا چاہئے جسے کسی نہ کسی طرح سناروں سے واسطہ پڑتا ہے رسالہ قلیل الحجم ہے مگر باعتبار اپنے بیش بہا معلومات کے بہت ہی کم قیمت ہے۔ صرف ساڑھے چار آنے کے ٹکٹ بھیجکر یا باجارت وی پی مینجر تشحیذ سے طلب کریں۔

ہاتھی دانت کے بٹنوں کا خوشنما سیٹ

ہمارے مکرم دوست احمد یار صاحب مالک کارخانہ ہاتھی دانت مقام لیہ ضلع مظفر گڈھ اپنے کارخانوں میں بٹنوں کے خوشنما سیٹ بنواتے ہیں جن پر پہننے والے کا نام لکھواتے ہیں۔

یہ بٹن بڑے پائدار اور خوبصورت ہیں اور ہم سفارش کرتے ہیں کہ احمدی احباب اپنی قمیصوں کے لئے ایک ایک سیٹ منگوالیں قیمت معمولی اور واجبی ہوگی

پتہ۔ احمد یار مالک کارخانہ ہاتھی دانت
مقام لیہ ضلع مظفر گڈھ

مطبع ضیاء الاسلام قادیان میں باہتمام شیخ عبدالرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر ایم قاسم علی نے چھپوا کر شائع کیا